از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: یکم اکتوبر 1958

کوچو گووندن کیمل ودیگراں

بنام

تھائنکوٹ تھیکوٹ لکشمی اماں ودیگراں

(وینکٹاراما ائر، گجیندر گڈکر اور اے کے سرکار جسٹس صاحبان)

وصیت- تین وصیت کنندگان کے ذریعہ مشترکہ طور پر عملائی گئی- تعمیر— مشترکہ کرایہ دار یا کرایہ داران بالمشاع-زندہ بچ جانے والے کی طرف سے پوری جائیداد کا دعوی- برقرار رکھنے کی صلاحیت۔

وصیت نامہ تین افراد کے ذریعہ مشترکہ طور پر انجام دیا گیا، جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل عبارتیں شامل ہیں:-"ہم نے اس طرح طے کیا ہے اور اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اب تک ہماری طرف سے مشترکہ طور پر اور الگ سے حاصل کی گئی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں، اور جو ہم مستقبل میں حاصل کر رہے ہیں اور جو ہم پر منتقل ہو چکے ہیں اور جو ہم ابھی حاصل کر رہے ہیں، وہ ہمارے قبضے میں اور اپنے اختیار میں ہوں گی اور ہم اپنی مرضی کے مطابق اپنی موت تک ان سے نمٹیں گے۔" کچھ افراد کے حق میں وصیتیں تھیں اور وصیت میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ اگر وصیت کنندگان اپنی موت تک مذکورہ جائیدادوں کی منتقلی یا فروخت کریں، چاہے مشترکہ طور پر یا انفرادی طور پر، تو مذکورہ افراد کو صرف باقی جائیدادوں پر حق حاصل ہوگا۔ وصی میں سے دو کی موت کے بعد تیسرے نے دعویٰ کیا کہ وہ دستاویز کے ذریعہ نمٹائے گئے تمام جائیدادوں کے بقا کے حقدار بن گئے ہیں کیونکہ یہ درحقیقت ان کی تمام انفرادی جائیدادوں کو مشترکہ کرایہ داروں کے طور پر مشترکہ طور پر اپنے نام کرنے کے مترادف ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار پایا گیا کہ دستاویز تین ووصی کی طرف سے ان کی جائیدادوں کا ایک عہد نامہ تھا جو ہر ووصی کی موت پر اس کی جائیدادوں پر عمل کرتی تھی، اور درحقیقت تین وصیت ایک میں ضم کی گئی تھی۔ یہ جائیدادیں ووصی کے پاس عام کرایہ دار کے طور پر رکھی جاتی تھیں اور وصیت میں مذکور ووصی مر جانے والے ووصی کی جائیدادوں کے حقدار بن جائیں گے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5 اور 6، سال 1955۔

کوژی کوڈ کے ماتحت جج کی عدالت کے 19 ستمبر 1946 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہونے والی دوسری اپیل نمبر 2256، سال 1947 اور 2545، سال 1948 میں مدراس عدالت عالیہ کے 15 ستمبر 1952 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، اپیل مقدمہ نمبر 336 اور 180، سال 1946 میں، 9 اکتوبر 1945 اور 29 جون 1946 کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف، اوایس نمبر 131 اور 158، سال 1945 میں ڈسٹرکٹ منسیف عدالت، چوگھاٹ کے۔

بی کے بی نائیڈو، اپیل گزاروں کے لیے۔

وی کرونا کرامینن اور ایم آر کرشنا پلئی، جواب دہندگان کے لیے۔

1958. یکم اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹاراماائر جسٹس کے ذریعے دیا گیا

وینکٹاراماائر جسٹس-ان دونوں اپیلوں میں تعین کا نقطہ یہ ہے کہ کیا ایک کیسون کیمل جو 10 فروری 1906 کی وصیت کے تین عمل درآمد کرنے والوں میں سے ایک تھا، اس وصیت کے تحت جائیدادوں کا حقدار بن گیا، جو ان اپیلوں کا موضوع ہے۔

وصیت مختصر ہے، اور اس طرح ہے:

"10 فروری 1906 کو 28 مکارم 1081 ایم ای کو مشترکہ طور پر کرائم وٹاتھ کتھیا کل کنھو کٹی اماں کے بیٹے کنہان کیمل، تھیئی اماں کے بیٹے کیسوان کیمل اور تھیئی اماں، اٹا تھیرو تھی امسوم کی نانی اماں کی بیٹی اور پونانی تعلقہ میں ایٹاموتن دیسام کے ذریعے عملائی جائے گی۔ ہم نے اس طرح طے کیا ہے اور اتفاق کیا ہے کہ اب تک ہماری طرف سے مشترکہ طور پر اور الگ الگ حاصل کی گئی تمام متحرک اور غیر منقولہ جائیدادیں، اور جو ہم مستقبل میں حاصل کر رہے ہیں اور جو ہم پر منتقل ہو چکے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں اور جو ہم ابھی حاصل کر رہے ہیں وہ ہمارے قبضے میں اور ہمارے اختیار میں ہوں گے اور ہم اپنی موت تک اپنی مرضی کے مطابق ان سے نمٹیں گے اور یہ کہ ہماری موت کے بعد، کلیانی اماں کے بچے، کالی اور کنہو کٹی، تھونااماں کے بچے، پروکوٹی، کنہونی، کوچو گووندان اور رامار، اور ان کے بچے جو ہم چاہتے ہیں۔ متوفی نارائنی اماں، یعنی کنھنری، کٹیپاروا اور لکشمی کٹی اور ان کے بچے اور ان سے پیدا ہونے والے بچے اور ان سے پیدا ہونے والے بچے بھی، ہمارے وارث اور قانونی نمائندوں کی حیثیت سے، مذکورہ جائیدادوں کو اپنے قبضے میں رکھیں گے اور موروثی طور پر ان کے درمیان مساوی حصص سے لطف اندوز ہوں گے۔

2. ہماری موت کے بعد کے علاوہ، مذکورہ بالا افراد ہماری کسی بھی جائیداد پر دعوی نہیں کریں گے۔

3. یہ طے کیا جاتا ہے کہ ہماری موت تک مشترکہ طور پر یا الگ الگ طور پر مذکورہ جائیدادوں کی منتقلی یا علیحدگی کی صورت میں، مذکورہ افراد کو صرف جائیدادوں کی بقیہ اشیاء کے سلسلے میں مذکورہ لین دین میں شامل جائیدادوں کی ان اشیاء کو خارج کرنے کا حق اور آزادی حاصل ہو گی۔

4. اس طرح یہ مزید طے کیا جاتا ہے اور اس بات پر اتفاق کیا جاتا ہے کہ ہماری موت کے بعد، ہمارے قانونی نمائندوں کو چھوڑ کر جو اس کے بعد پیدا ہو سکتے ہیں، کسی دوسرے شخص کو ہماری تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں پر دعوی کرنے یا ان کے داخلے کا حق حاصل نہیں ہو گا۔ اور ہم نے دستخط شدہ گواہوں کی موجودگی میں یہاں دستخط کیے ہیں۔

دستخط شدہ	کنہان کیمل
(")	کیسون کیمل
(")	تھیئی اماں

تین وصی میں سے، تھیئی اماں پہلے مر گئیں-ان کی موت کی صحیح تاریخ ظاہر نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی بہت مادی ہے-اور کنہان کیمل اس کے بعد 1930 میں کسی وقت انتقال کر گئے۔ یہ کیسون کیمل کا معاملہ ہے کہ جو واقعات پیش آئے تھے، ان میں وہ وصیت کے ذریعے نمٹائی گئی تمام جائیدادوں بشمول کنہان کیمل کی جائیدادوں کے بقایا ہونے کا حقدار بن گیا تھا، اور اس بنیاد پر اس نے 14 اکتوبر 1938 کو جائیدادوں کی سات اشیاء، جن میں سے تین کنہان کیمل کی تھیں، ایک سنکرن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کٹی کیمل کو اور 16 اکتوبر 1944 کو کنہان کیمل کی جائیدادوں کی مزید تین اشیاء کلیانی اور وجین کو پہنچائیں۔ یہ منتقلی دونوں قانونی چارہ جوئی کا باعث بنی، جس کا اختتام موجودہ اپیلوں میں ہوا۔

10 فروری 1906 کی وصیت کے تحت وارثوں نے 3 فروری 1901 کو ان جائیدادوں پر بنائے گئے 100 روپے کے رہن کو چھڑانے کے بعد، کنہان کیمل سے تعلق رکھنے والی جائیدادوں کی تین اشیا کے قبضے کی وصولی کے لیے، اس وقت صوبہ مدراس میں، ضلع منسیف، چوگھاٹ کی عدالت میں او ایس نمبر 131، سال 1945 قائم کیا۔ مدعیوں نے دعوی کیا کہ 1930 میں کنہان کیمل کی موت پر وہ وصیت کے تحت ان جائیدادوں کے حقدار بن گئے تھے۔ مدعا علیہان 1 سے 3 نے رہن داروں کی نمائندگی کی۔ مدعا علیہ 6 کیسون کیمل تھا، اور مدعا علیہان 4 اور 5 کو 16 اکتوبر 1944 کو مدعا علیہان 6 کے ذریعے منتقلی کے دستاویز کے تحت جائیدادِ متداعیہ کے حقدار ہونے کا دعوی کرنے والے افراد کے طور پر ریکارڈ پر لایا گیا تھا۔ مدعا علیہان 4 سے 6 نے مقدمے کا مقابلہ کیا، اور استدعا کی کہ وصیت کی مناسب تعمیر پر، 1930 میں کنہان کیمل کی موت پر کنہان کیمل کا حق بچ گیا، اور یہ کہ مدعیوں کو ان کا کوئی حق نہیں ملا۔ اس دلیل کو ضلع منشی نے خارج کر دیا، اور مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ اس ڈگری کے خلاف دو اپیلیں تھیں، اے ایس نمبر 179، سال 1946 اور اے ایس نمبر 180، سال 1946 ماتحت جج، کالی کٹ کی عدالت میں، سابقہ مدعا علیہان 4 اور 5 کے ذریعے اور مؤخرالذکر مدعا علیہان 6 کے ذریعے۔ ماتحت جج نے ضلعی منسیف کی مرضی پر رکھی گئی تعمیر سے اتفاق کیا، اور اپیلوں کو خارج کر دیا۔ اس ڈگری کے خلاف مدعا علیہ 6 نے مدراس عدالت عالیہ میں ایس اے نمبر 2256، سال 1947 کو ترجیح دی۔

14 اکتوبر 1938 کے تبادلے کے دستاویز کی بنیاد پر، شنکر کٹی کیمل نے جائیدادوں کی تین اشیا، جن میں سے ایک کا تعلق بالکل کنہان کیمل سے تھا و دیگراں دو، اس کے و دیگراں کے شریک مالکان کے طور پر، کی وصولی کے لیے او ایس نمبر 158، سال 1945، ضلع منسیف، چوگھاٹ کی عدالت میں قائم کیا۔ شکایت میں، اس نے الزام لگایا کہ جائیدادوں کا زبانی پٹہ پہلے مدعا علیہ اور ایک کالی اماں کو دیا گیا تھا، جس کے قانونی نمائندے مدعا علیہان 2 اور 3 تھے، کہ مدعا علیہان پٹہ کی ادائیگی میں بقایا تھے، اور جائیدادوں پر اس کے حق پر اختلاف کر رہے تھے، اور اس لیے وہ انہیں باہر نکالنے کا حقدار تھا۔ مدعا علیہ 4 کیسون کا ئی مال ہے، جو مدعی بائع ہے۔ مقابلہ کرنے والے مدعا علیہان جو او ایس نمبر 131، سال 1945 میں مدعیوں کے جیسے ہی تھے، نے استدعا کی کہ پٹہ کے تحت وہ کنہان کیمل کی تمام جائیدادوں کے حقدار بن گئے، کہ زبانی پٹہ غلط تھی، اور یہ کہ مقدمہ حد سے روک دیا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا۔ ضلعی منسیف نے تمام دلائل مدعاعلیہان 1 سے 3 کے حق میں پائے اور مقدمہ خارج کر دیا۔اس ڈگری کے خلاف،اوٹاپلم کے ماتحت جج کی عدالت میں اے ایس نمبر 336، سال 1946 میں ایک اپیل کی گئی تھی، اور اسے خارج کر دیا گیا، ماتحت جج نے تمام معاملات پر ضلعی منسیف سے اتفاق کیا۔اپنی ڈگری کے خلاف، مدعی نے مدراس عدالت عالیہ میں ایس اے نمبر 2545، سال 1948 کو ترجیح دی۔دونوں دوسری اپیلیں جسٹس راگھوراؤ کے سامنے سماعت کے لیے پیش کی گئیں جن کا مؤقف تھا کہ اس کی حقیقی تعمیر پر وصیت کے مطابق تینوں ووصی کو اس کے زیر احاطہ تمام جائیدادیں مشترکہ ملکیت میں دی جائیں گی، جس کے نتیجہ میں، تھیئی اماں اور کنہان کیمل کی یکے بعد دیگرے موت پر،ان کا مفاد کیسون کیمل کے پاس رہ گیا،اور یہ کہ 14 اکتوبر 1938 اور 16 اکتوبر 1944 کو ان کی طرف سے کی گئی منتقلی درست تھی۔نتیجے میں،دونوں دوسری اپیلوں کی اجازت دے دی گئی،او ایس نمبر 131، سال 1945 کا مقدمہ خارج کر دیا گیا،اور خارج کرنے کا مقدمہ،اوایس نمبر 158، سال 1945 کو خارج کر دیا گیا۔اس فیصلے کے خلاف، موجودہ اپیلیں آرٹیکل 136 کے تحت اس عدالت کی طرف سے دی گئی سند پر لائی گئی ہیں۔

ان اپیلوں میں تعین کا واحد نقطہ یہ ہے کہ آیا وصیت کے تحت تینوں ووصی ان تمام جائیدادوں کے مشترکہ مالک بن گئے جن پر یہ کام کرتا تھا۔مکمل طور پر استدلال کردہ سوال کو سننے کے بعد، ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ وصیت کا اثر نہیں ہے،اور یہ کہ عدالت عالیہ کے خلاف ورزی کے فیصلے کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔وصیت پر عمل درآمد کرنے والے تین تھے۔ان میں سے ہر ایک کے پاس ایسی جائیدادیں تھیں،جو اس کی خود حصولیابیاں تھیں۔ان کے پاس کچھ جائیدادیں بھی تھیں جو انہوں نے مشترکہ طور پر حاصل کی تھیں، لیکن ایسی جائیدادوں پر ان کا حق کرایہ دار عام تھا نہ کہ مشترکہ کرایہ دار کے طور پر۔ان میں سے ہر ایک اپنی جائیدادوں کی وصیت پر عمل درآمد کا حقدار ہوتا،اور اگر ایسا کیا جاتا تو اس میں نامزد وارث بلاشبہ ان جائیدادوں کے حقدار ہوتے۔موجودہ معاملے میں، جن مقدمہ باز کو لینے کا ارادہ کیا گیا تھا وہ ایک ہی افراد تھے،اور یہی وجہ تھی کہ تینوں ووصی ہر ایک کو الگ سے عملانے کے بجائے مشترکہ طور پر اسے عملائے گے۔اس کے باوجود، یہ ایک وصیت ہے جس کے ذریعے ہر ووصی اپنی یا اس کی جائیدادوں کی وصیت کرتا ہے،اور اس لیے ہر ووصی کی موت پر، وصیت میں مذکور وارث وصیت کرنے والے کی جائیدادوں کے حقدار ہوں گے، جو مر جائے گا۔

جواب دہندگان دلیل جس نے عدالت عالیہ کے ساتھ حمایت حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ وصیت کو ان کی تمام انفرادی جائیدادوں کے متعدد ووصی کے ذریعہ مشترکہ کرایہ داروں کے طور پر مشترکہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر منتقل کیا جانا چاہیے۔ یہ واقعی زندہ افراد کے درمیان منتقلی ہوگی نہ کہ وصیت۔ لفظ "وصیت" وسیع پیمانے پر جانا جاتا ہے اور استعمال کیا جاتا ہے، اور اس کی اچھی طرح سے سمجھی جانے والی اہمیت ہے جس کا مطلب ایک ایسا مزاج ہے جو کسی شخص کی موت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لہذا وصیت کے منتظمین کا یہ ارادہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اسے زندہ افراد کے درمیان کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ مزید برآں، اگر دستاویز کا مقصد موجودہ طرز عمل کے طور پر اثر انداز ہونا تھا، تو اس پر اسٹامپ ایکٹ کی توضیعات کے تحت مہر لگانی چاہیے، لیکن وصیت ایک غیر مہر شدہ دستاویز ہے۔

وصیت کے مضمون پر آتے ہوئے، ایسے الفاظ نہیں ہیں جن کے ذریعے اس کے منتظمین انہیں اپنی انفرادی ملکیت سے الگ کرتے ہیں اور اسے مشترکہ طور پر اپنے اندر ڈالتے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا مطلب ان الفاظ سے ہو سکتا ہے "وہ تمام متحرک اور غیر منقولہ جائیدادیں جو ہم نے اب تک مشترکہ طور پر اور الگ الگ حاصل کی ہیں، اور جو ہم مستقبل میں حاصل کر رہے ہیں اور جو ہم پر منتقل ہو چکی ہیں اور جو ہم ابھی حاصل کر رہے ہیں وہ ہمارے قبضے میں اور ہمارے اختیار میں ہوں گی۔" ہم ان الفاظ میں اس طرح کے کسی بھی مضمرات کو پڑھنے سے قاصر ہیں۔ یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ وہ جائیدادیں جو مستقبل میں حاصل کی جانی تھیں، کیسے موجودہ وقت میں کسی رجحان کا موضوع بن سکتی ہیں۔ دوسری طرف، اس شق کا اصل مقصد اس بات پر زور دینا معلوم ہوتا ہے کہ وصیت پر عمل درآمد ان کی جائیدادوں پر ووصی کے حقوق کو متاثر نہیں کرتا ہے، اور یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ اسے وصیت کے طور پر کام کرنا ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ معاملہ شق 3 کی قیود کے ذریعے کسی شک سے بالاتر نتیجہ اخذ کیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ووصی مشترکہ طور پر یا علیحدہ طور پر جائیدادوں کو الگ کر سکتے ہیں۔ اگر جائیدادوں کا مقصد مشترکہ جائیداد کے کردار سے متاثر ہونا تھا، تو ان میں سے کسی ایک کی طرف سے الگ تھلگ ہونا نااہل ہوگا۔ اس نتیجے پر پہنچنے میں جس پر اس نے ایسا کیا، نیچے کی عدالت میں فاضل جج اس حقیقت سے بہت زیادہ متاثر تھا کہ وصیت نہ صرف ووصی کی الگ الگ جائیدادوں بلکہ ان کی مشترکہ جائیدادوں سے بھی نمٹتی ہے، اور یہ کہ ان سب کے حوالے سے ایک ہی رویہ تھا۔ لیکن یہ استدلال وصیت میں مضمون کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ وصیت میں ووصی کی کسی مشترکہ جائیداد کا حوالہ نہیں دیا جاتا بلکہ ان کے ذریعے مشترکہ طور پر حاصل کردہ جائیدادوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ جو کہ بہت مختلف ہے۔ وہ ان جائیدادوں کو عام کرایہ داروں کے طور پر رکھیں گے، اور اس میں ان کا حصص ان کی علیحدہ جائیدادوں کے طور پر منتقل ہو جائے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندگان کے لیے یہ مزید دلیل دی گئی کہ یہ وصیت کنندگان میں سے ایک، تھئی اماں کا ارادہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے بیٹے، کیسون کیمل کی ترجیح میں وصیت کے تحت وارثوں کو فائدہ پہنچائے، اور اس لیے، یہ ماننا ضروری ہے کہ اس کا ارادہ تھا کہ اس کا بیٹا جو وصیت کنندگان میں سب سے چھوٹا تھا، تمام جائیدادیں لے لے۔ لیکن اگر کیسون کیمل خود ان وارثوں کو اپنی جائیدادیں وراثت میں دینے پر راضی ہو سکتا ہے، تو ہمیں اس میں کچھ بھی غیر فطری نظر نہیں آتا کہ اس کی ماں بھی اپنی جائیدادیں انہیں وراثت میں دینے پر راضی ہو رہی ہے کیونکہ وہ مارومکت تائم قانون کے تحت ووصی کے وارث ہیں۔ جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے فریقین کے بعد کے طرز عمل پر انحصار کرنے کی کوشش کی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وصیت کو وصیت کرنے والوں کو مشترکہ جائیداد فراہم کرنے کے طور پر سمجھتے ہیں۔ یہ کہا جاتا تھا کہ یہ اس عقیدے میں تھا کہ کیسون کیمل دوسرے ووصی کی جائیدادوں کے ساتھ ان کی موت کے بعد اپنی ملکیت کے طور پر معاملہ کر رہا تھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ مدعیوں سمیت ترواڑ کے دیگر اراکین کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس عقیدے میں شریک ہیں۔ اور اس بات کو ایس سی نمبر 480، سال 1933 میں ای اے نمبر 320، سال 1938 کی کارروائی کے حوالے سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی۔ حقائق یہ تھے کہ کنھننی کیمل نامی شخص نے ایس سی نمبر 480، سال 1933 میں کیسون کیمل کے خلاف ڈگری حاصل کی اور اس ڈگری پر عمل کرتے ہوئے وہ ترواڑ کی کچھ جائیدادیں فروخت کرنے کے لیے لایا، انہیں خود خریدا اور قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد ترواڑ کے اراکین نے آرڈر 21، قاعدہ 100 کے تحت 1938 میں ایک درخواست، ای اے نمبر 320، اس بنیاد پر جائیدادوں کی دوبارہ فراہمی کے لیے دائر کی کہ ڈگری اور فروخت کی کارروائی ان پر پابند نہیں تھی، اور اسے خارج کر دیا گیا۔ درخواست کو خارج کرتے ہوئے حکم نامے میں ضلع منشی نے مشاہدہ کیا کہ 10 فروری 1906 کی وصیت کے تحت کیسون کیمل کے پاس جائیدادوں کو منتقل کرنے کا اختیار تھا۔ ان کارروائیوں میں اس حکم پر انحصار کیا گیا تھا کہ وہ جواب دہندگان کے حق میں عدالتی کارروائی کے طور پر کام کر رہا ہے۔ لیکن اس دلیل کو نچلی عدالتوں نے خارج کر دیا تھا، اور ہمارے سامنے اسے دہرایا نہیں گیا ہے۔ لیکن اب ان کارروائیوں پر انحصار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترواڑ کے اراکین نے وصیت کے ذریعے نمٹائی جانے والی جائیدادوں پر کیسون کیمل کے لقب سے اختلاف نہیں کیا تھا۔

اس کے برعکس، اپیل کنندہ نے ہمیں 16 مئی 1915 کے ایک تقسیم نامہ اور 4 مارچ 1926 کے ایک رہن نامہ کا حوالہ دیا، جس میں کیسون کیمل ایک فریق تھا، جس میں اس نے اور خاندان کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیگر افراد نے وصیت کو سمجھا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ وصیت کرنے والوں کے پاس وصیت کے تحت آنے والی جائیدادیں الگ اور خصوصی ملکیت میں تھیں۔اگر مرضی کے معنی کے بارے میں کوئی شک یا غیر یقینی صورتحال تھی، جب ایک بار یہ فرض کیا جاتا ہے کہ اس کی زبان واضح اور غیر واضح ہے، تو فریقین کے بعد کے طرز عمل کے ثبوت کو اس مقصد کے لیے قبول نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے معنی کو محدود یا کنٹرول کیا جائے۔ ہمارے خیال میں، مرضی کی قیود واضح ہیں،اور جن فریقین پر انحصار کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان کے بعد کے طرز عمل کو مکمل طور پر ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے نظر انداز کیا جانا چاہیے۔اس کے مطابق ہماری رائے ہے کہ 10 فروری 1906 کی وصیت وہی ہے جسے وہ وصیت قرار دیتی ہے،اور کچھ نہیں۔یہ ووصی کو اپنے آپ میں کوئی حقوق نہیں دیتا؛ یہ صرف ان جائیدادوں کا حق دیتا ہے جو اس نے ووصی کی موت کے بعد ان میں ٹھکانے لگادی ہیں۔اس نظریے میں، وصیت کو تین ووصی کے ذریعہ ان کی جائیدادوں کا عہد نامہ ہونا چاہیے جو ہر ووصی کی اس کی جائیدادوں پر موت کے بعد کام کرتی ہیں،اور در حقیقت، تین وصیت ایک میں مل جاتی ہیں۔

مشترکہ وصیت، اگرچہ غیر معمولی ہے، قانون سے ناواقف نہیں ہے۔ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین میں، ہیلشم کا ایڈیشن، جلد۔34، صفحہ 17، پیرا12، قانون اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"مشترکہ وصیت ایک ایسی وصیت ہے جو ایک ہی دستاویز میں موجود دو یا دو سے زیادہ ووصی کے ذریعہ کی جاتی ہے، جسے ہر ووصی کے ذریعہ باضابطہ طور پر انجام دیا جاتا ہے، جس میں ان کی الگ الگ جائیدادوں میں سے کسی ایک کو، یا ان کی مشترکہ جائیداد کو ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔تاہم، اسے انگریزی قانون میں واحد وصیت کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔یہ ہر ووصی کی موت پر اس کی اپنی علیحدہ جائیداد کو ٹھکانے لگانے کی مرضی کے طور پر کام کرتا ہے،اور عملی طور پر دو یا زیادہ وصیت ہوتی ہے۔" قانون کا ایسا ہی بیان جرمین آن ولز، 8ویں ایڈیشن، صفحہ 41 میں ہے۔راؤنڈ وے بنام راؤنڈ وے([1]) میں ڈڈیل میں جسٹس فیرویل کے درج ذیل مشاہدات مناسب ہیں:

"................. میرے فیصلے میں حکام پر یہ واضح ہے کہ اس معنی میں مشترکہ وصیت ہو سکتی ہے کہ اگر دو افراد مشترکہ وصیت کرنے کے لیے سودے بازی کرتے ہیں تو اس دستاویز کو اثر دیا جاسکتا ہے۔ان دو افراد میں سے پہلے کی موت پر وصیت کو اس کی ملکیت کی جائیداد کے بطور سند داخل کیا جاتا ہے۔دوسرے شخص کی موت پر، یہ فرض کرتے ہوئے کہ کوئی نئی وصیت نہیں کی گئی ہے، وصیت کو دوسرے شخص کی جائیداد کے بطور سند داخل کیا جاتا ہے۔................"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندگان کے لیے یہ بھی دلیل دی گئی کہ وصیت کو باہمی مرضی کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے، لیکن ہماری رائے میں، دستاویز کے مضمون پر زور دینا ایک ناممکن دلیل ہے۔ایک وصیت باہمی ہوتی ہے جب دو وصیت کرنے والے ایک دوسرے کو باہمی فوائد فراہم کرتے ہیں، جیسا کہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کو اس کا وارث بناتا ہے۔ یعنی، جب عمل درآمد کرنے والے ایک دوسرے کی طرف ووصی اور وارث دونوں کے کرداروں کو پر کرتے ہیں۔ لیکن جہاں وارث ووصی سے الگ ہوتے ہیں، وہاں باہمی وصیت کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ یہ دلیل نہیں دی جا سکتی کہ موجودہ معاملے میں، ووصی کی طرف سے خود کو ایک وصیت ہے۔اس طرح کے دلیل کی حمایت کرنے کے لیے وصیت میں کچھ بھی نہیں ہے، جو جواب دہندگان کے اس موقف سے مطابقت نہیں رکھتا کہ جائیدادوں کا بندوبست ہوا تھا جو علیحدہ جائیدادوں کو مشترکہ جائیدادوں میں تبدیل کر رہا تھا۔اس نظریے میں، کنہان کیمل کی موت پر 10 فروری 1906 کی وصیت کے تحت اس کی جائیدادیں وارثوں کے پاس تھیں، اور اس لیے نہ تو کیسون کیمل اور نہ ہی اس کے منتقلی ان پر کوئی دعوی کر سکتے تھے۔

نتیجے میں، اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے، عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ ڈگریوں کو الگ کر دیا جاتا ہے، اور نچلی عدالتوں کی ڈگریوں کو پورے اخراجات کے ساتھ بحال کر دیا جاتا ہے۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document